REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر نمبر ۱۴۲

یومیہ جماعتیہ

فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۳۰ نبوت ۱۳۳۹ھ ش | ۳۰ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۷۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

ربوہ ۲۹ نومبر بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

ہندوستان اور پاکستان میں مزید دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کی سفارش

اطلاعات کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس کا مشترک اعلان

راولپنڈی ۲۹ نومبر۔ اطلاعات سے متعلق ہندوستان اور پاکستان کی مشاورتی کمیٹی نے ایک مشترکہ اعلانیہ میں کہا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان زیادہ دوستانہ فضا پیدا کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔ یہ اعلانیہ کمیٹی کے دو روزہ اجلاس کے بعد جاری کیا گیا ہے۔ اس میں دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے لئے متعدد اقدامات بیان کئے گئے ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں حکومت کے اقدامات کے علاوہ اخبارات کو بھی چاہیئے کہ وہ اس کام میں مدد دیں۔ اور مشترکہ ضابطہ اخلاق پر عمل درآمد کی ضمانت دے کر حکومت سے تعاون کریں۔

کمیٹی نے یہ سفارش بھی کی کہ دونوں ملکوں کے نشریات کے محکمے کے کارکن ایک دوسرے کے ملک میں جائیں۔ اور ممکن ہو تو مشترکہ پروگرام تیار کریں۔ مشترکہ اعلانیہ میں کہا گیا ہے کہ کمیٹی نے بحیثیت مجموعی پریس کے رویہ پر اظہار اطمینان کیا ہے۔ اور اس کا خیال ہے کہ اخبارات نے دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کو فروغ دینے کی ہر امکانی کوشش کی ہے۔

کمیٹی کے جلسہ میں دونوں ملکوں کے وزرائے اطلاعات مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور ڈاکٹر بی وی کیسکر کی تقریروں کا ذکر کرنے کے بعد مشترک اعلان میں کہا گیا ہے کہ اخباروں کے مشترک ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزیوں کو بحیثیت مجموعی دیکھا جائے۔ تاکہ یہ اندازہ لگایا جاسکے کہ دونوں ملکوں کے درمیان دوستی اور مفاہمت کی فضا پیدا کرنے میں کتنی کامیابی ہوئی ہے۔

مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان صاحب کا مکتوب

طوفان زدگان کیلئے صدر انجمن احمدیہ کی بروقت امداد صحیح معنوں میں قابل تعریف ہے

جیسا کہ احباب کو علم ہے صدر انجمن احمدیہ ربوہ (پاکستان) نے گزشتہ دنوں مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے مبلغ پانچ ہزار روپے کی رقم بھجوائی تھی اس رقم کے موصول ہونے پر مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان صاحب کی طرف سے مکرم ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ کے نام ایک مکتوب موصول ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے اس بروقت امداد کا شکریہ ادا کیا ہے۔ مکتوب کے متن کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

گورنر مشرقی پاکستان

D.O.O.O. No 850

ڈھاکہ

گورنمنٹ ہاؤس ۱۸ نومبر ۱۹۶۰ء

بخدمت ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

آپ نے صدر انجمن احمدیہ ربوہ (پاکستان) کی طرف سے پانچ ہزار روپے کی رقم کا جو عطیہ مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کی امداد کے لئے ارسال فرمایا ہے۔ میں اس کے لئے تہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ کی بروقت امداد صحیح معنوں میں قابل تعریف ہے۔ اور اس سے واضح ہوتا ہے کہ ممبران صدر انجمن احمدیہ کے قلوب میں اپنے ہم وطن بھائیوں کے لئے حقیقی بھلائی اور خیرخواہی کے جذبات موجود ہیں۔

دستخط ایم اعظم خاں

(لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں
گورنر مشرقی پاکستان)

کمی کے علاقوں کیلئے کرایہ میں رعایت

لاہور ۲۹ نومبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبہ کے زیادہ پیداوار والے اضلاع سے کم پیداوار والے اضلاع میں چارہ وغیرہ لے جانے کے خواہشمند لوگوں کو کرایہ میں ۴۰ فیصدی رعایت دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ اقدام اس بناء پر کیا گیا ہے کہ بعض اضلاع میں دریاؤں میں پانی یا بارش کی وجہ سے فصلوں کو نقصان پہنچا ہے

کھلنا کے اخباری کاغذ کی برآمد

کراچی ۲۹ نومبر۔ مشرقی پاکستان میں کھلنا کے اخباری کاغذ کے کارخانے نے میکینکل گریڈ کا کاغذ تیار کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کاغذ کا معیار کے لحاظ سے دنیا کے کسی بھی خطے میں تیار شدہ*

*کاغذ سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ اخباری کاغذ کے کارخانے کی پیداوار ملکی ضروریات سے تجاوز کر چکی ہے۔ اب اس کارخانے کا سیلز ڈیپارٹمنٹ اپنی توجہ کاغذ کی برآمد پر مرتکز کر رہا ہے۔

نہرو نون معاہدے میں ترمیم کی تحریک

نئی دہلی ۲۹ نومبر۔ ہندوستان سٹینڈرڈ کی اطلاع کے مطابق پاکستان سے غیر رسمی طور پر معلوم کرنے کے لئے سلسلہ جنبانی کی جا رہی ہے کہ بیرو باڑی یونین کی منتقلی کی شدید مخالفت کے پیش نظر کیا پاکستان نہرو نون معاہدے میں ترمیم پر آمادہ ہوسکتا ہے اس اطلاع میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ وزیراعظم نہرو مغربی بنگال کے وزیراعلیٰ سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔ تاکہ یہ مسئلہ ہندوستان اور پاکستان کے موجودہ معاہدے ہی کے تحت حل ہو جائے۔ توقع ہے کہ ہندوستان کے صدر اس مدت میں توسیع کر دیں گے۔ جس میں آسام مغربی بنگال اور مشرقی پنجاب کی حکومتوں کے علاقہ کی منتقلی سے متعلق اپنی رائے مرکزی حکومت کو بھیجنی ہے۔ ہندوستان سٹینڈرڈ نے اطلاع دی ہے کہ آسام اور مشرقی پنجاب نے علاقوں کی منتقلی سے متعلق مرکز کی خواہش پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ مگر مغربی بنگال نے بیرو باڑی کے علاقہ سے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا ہے

افغان ہوا باز کی طرف سے سیاسی پناہ کی درخواست

کراچی ۲۹ نومبر۔ افغانستان کے ایک ہوا باز نے پاکستان سے سیاسی پناہ کی درخواست کی ہے۔ اس ہوا باز کا نام عبدالحمید غلجی ہے۔ اور وہ جمعرات کی صبح کو ایک "پیپر کب" طیارے میں کوئٹہ کے ہوائی اڈہ پر اترا تھا۔ یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ اس ہوا باز کی طرف سے سیاسی پناہ کی درخواست منظور کر لی گئی ہے یا نہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق وزارت دفاع کے افسر مسٹر غلجی کے کیس کی تحقیقات کر رہے ہیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ پر ضرور آؤ اور ان ایّام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو

اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی ہمراہ لاؤ تا ہمارے متعلق ان کی غلط فہمیاں دور ہوں

ربوہ میں رہنے والے اپنے مکانات اور اپنی خدمات مہمانوں کی خدمت کیلئے وقف کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جلسہ سالانہ کے کارکنوں نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ میں ربوہ کی جماعت کو

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے

مکانات پیش کرنے اور اس موقعہ پر خدمت کے لئے والنٹیرز پیش کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ ربوہ میں سب سے بڑی دقت مکانات کی ہے کیونکہ ابھی یہ قصبہ پوری طرح آباد نہیں ہوا اور مکانوں کی ابھی قلت ہے۔ گو کچھ عمارتیں بن گئی ہیں۔ لیکن عام طور پر ان میں کمرے ناکافی ہیں کیونکہ خریداروں کو یہی ہدایت کی گئی تھی کہ اگر تمہارے پاس زیادہ روپیہ نہیں تو فی الحال ایک ایک کمرہ اور چار دیواری ہی بنالو۔ اور اس ایک کمرہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خود مالک مکان اور اسکے رشتہ دار آجاتے ہیں۔ باقی کچھ مکانوں کی یہ حالت ہے کہ

مکانات کی کمی

کی وجہ سے ان کے بعض حصے کرایہ پر چڑھے ہوئے ہیں۔ اور مالکان مکانات کے پاس اپنے رہنے کے لئے بھی بہت کم گنجائش ہے اس لئے وہ آسانی کے ساتھ کوئی حصہ جلسہ کے مہمانوں کے لئے نہیں دے سکتے۔ لیکن بہرحال یہ دقت جہاں ان کے لئے ہے وہاں سلسلہ کے لئے ان سے بھی زیادہ ہے۔ اسلئے کہ سلسلہ کا یہ کام سال میں چند دن کے لئے ہوتا ہے۔ دوست اپنی اپنی ضروریات کے لئے سال بھر میں مکانوں میں کچھ نہ کچھ زیادتی کر لیتے ہیں لیکن سلسلہ اپنے اس چند روزہ کام کے لئے عمارتیں نہیں بنا سکتا۔ اگر سلسلہ اس چند روزہ کام کے لئے مستقل عمارتیں بنانا شروع کر دے۔

جماعت کے اخراجات

بہت بڑھ جائیں۔

پس میں مقامی جماعت کے دوستوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ کام کرنے والوں سے تعاون کریں۔ اور آنے والے مہمانوں کے لئے

اپنے مکانات پیش کریں

ورنہ اگر جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے رہنے کے لئے کوئی گنجائش نہ نکلی۔ تو جلسہ کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہو جائے گا۔ اگر جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو رہنے کیلئے جگہ نہ ملی تو لازماً انہیں تکلیف ہو گی۔ پس ربوہ والوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں یہ جلسہ ساری جماعت کا ہے وہاں وہ خاص طور پر اس موقعہ پر میزبان کی حیثیت رکھتے ہیں یوں تو ساری جماعت ہی میزبان ہے کیونکہ جلسہ سالانہ کا بوجھ ساری جماعت پر ہے لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ یہاں رہنے والوں کی ذمہ واریاں باقی جماعت سے زیادہ ہیں جو لوگ کرایہ کے مکانوں میں رہتے ہیں۔ وہ بھی اس موقعہ پر

مکانات کے بعض حصّے

پیش کر سکتے ہیں مثلاً اگر کسی کے پاس دو کمرے ہوں تو وہ ایک کمرہ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے دے دے۔ تین کمرے ہیں تو ایک کمرہ مہمانوں کے لئے دے دے۔ اور دو کمرے اپنے پاس رکھ لے۔ یا چار کمرے ہیں تو دو کمرے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کیلئے دیدے اور دو کمرے اپنے لئے رکھ لے۔ اگر ہم اس طرح کریں تو مہمانوں کے لئے بہت سی گنجائش نکالی جا سکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

ایک الہام ہے

جو ذو معانی ہے نہ تو ہم اسکے کوئی خاص معنی کر سکتے ہیں اور نہ ہمیں پتہ ہے کہ وہ کب اور کس طرح پورا ہوگا اور وہ الہام ہے "لنگر اٹھا دو" اس لنگر کے لفظ سے اگر کشتیوں والا لنگر مراد لیا جائے تو اسکے معنی یہ ہوں گے کہ باہر نکل جاؤ اور خدا تعالیٰ کے پیغام کو ہر جگہ پھیلاؤ اور اگر لنگر سے ظاہری لنگر خانہ مراد لیا جائے تو پھر اسکے یہ معنی ہوں گے کہ آنے والوں کی تعداد اتنی بڑھ گئی ہے کہ اب لنگر خانہ کا انتظام نہیں کیا جا سکتا اس لئے لنگر اٹھا دو اور لوگوں سے کہو کہ وہ اپنی رہائش اور خوراک کا خود انتظام کر لیں ان دونوں مفہوموں میں سے ہم کسی مفہوم کو ابھی متعین نہیں کر سکتے اور نہ وقت متعین کر سکتے ہیں کہ ایسا کب ہوگا۔ بہرحال جب تک مہمانوں کو ٹھہرانا انسانی طاقت میں ہے اس وقت تک

ہمیں یہی ہدایت ہے

کہ "وسع مکانک" "تم اپنے مکان بڑھاتے جاؤ اور مہمانوں کے لئے گنجائش نکالو مہمان خانہ اٹھانے کا سوال اس وقت پیش آئے گا جب مہمانوں کی تعداد اس قدر بڑھ جائیگی۔ کہ ان کی خوراک کا سلسلہ کے لئے انتظام کرنا مشکل ہو جائے گا لیکن اگر "لنگر اٹھا دو" کا یہ مطلب نہیں کہ مہمان خانہ اٹھا دو۔ تو پھر اسکے یہ معنی ہیں کہ ساکن ہونا مومن کا کام نہیں تم کشتیاں لو اور غیر ممالک میں پھیل جاؤ۔ بہرحال اس وقت کے لحاظ سے ہم میں اتنی طاقت ہے کہ اگر ہم صحیح قربانی کریں تو ہم ہر سال مہمانوں کو ٹھہرا سکتے ہیں اور ان کے کھانے کا انتظام کر سکتے ہیں۔ اور اب کرنے سے ہم پر کوئی ناقابل برداشت بوجھ نہیں پڑتا۔ جب وہ زمانہ آئے گا۔ جب مہمان خانہ کا جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ تو خدا تعالیٰ کی دوسری ہدایت پہنچ جائے گی۔ اور "لنگر اٹھا دو" کے یقینی معنے ہماری سمجھ میں آجائیں گے۔

بہرحال ہمیں مہمانوں کے ٹھہرانے کے لئے

اپنی قربانی پیش کرنی چاہیئے

اگر ہمیں اس سلسلہ میں تکلیف بھی اٹھانی پڑے تو اس سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے آخر جلسہ سالانہ پر آنے والے بھی اپنے مکانات اور رشتہ دار چھوڑ کر آتے ہیں۔ ہر سال کئی واقعات ایسے پیش آتے ہیں کہ لوگ یہاں آئے اور ان کے مکانات کے تالے ٹوٹ گئے۔ اور ان کا سامان لوٹ لیا گیا۔ اور پھر ایسے واقعات بھی میں نے دیکھے ہیں کہ جلسہ سالانہ پر لوگ آئے اور اپنے بیمار بیوی بچے پیچھے چھوڑ آئے بعد میں تار آئی کہ ان کا بیمار عزیز فوت ہو گیا ہے پچھلے سال ایک لڑکی یہاں آئی اور اس کا بچہ فوت ہو گیا میں نے اسکے رشتہ داروں سے کہا تھا کہ اگر بچہ بیمار تھا تو تم جلسہ سالانہ پر کیوں آئے اس کے رشتہ داروں نے کہا کہ اس لڑکی نے کہا تھا کہ بچہ مرے یا جیئے۔ میں نے جلسہ سالانہ پر ضرور جانا ہے گویا اس لڑکی نے جلسہ سالانہ کی وجہ سے اپنے بچہ کی زندگی کی بھی پرواہ نہ کی یہ کتنی بڑی قربانی ہے جو آنے والے کرتے ہیں اسکے مقابلہ میں تم پر بھی

306

یہ ذمہ واری عائد ہوتی ہے

کہ تم قربانی کرو اور جہاں تک ہو سکے جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو آرام پہونچاؤ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو تم ان کی ادنےٰ سے ادنےٰ ضرورت کو پورا کرو گے۔ کیونکہ اگر ایک چھوٹے سے کمرہ میں ۱۵-۱۶ مہمان ٹھہریں تو انہیں آرام میسر نہیں آ سکتا لیکن اگر اس قدر بھی گنجائش پیدا نہ کی جائے تو ہم مہمانوں کو کہاں ٹھہرائیں۔ یہ چیز اب اتنے عرصہ سے جماعت کے سامنے آ رہی ہے کہ مجھے اس کے لئے کسی خاص تحریک کی ضرورت نہیں۔ تمہیں تو خود اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیئے۔ تمہارے سامنے

مہمانوں کی کثرت

ہوتی ہے۔ تمہارے سامنے ان کی پراگندگی ہوتی ہے۔ اور تمہارے سامنے ان کی مصیبت اور قربانی ہوتی ہے۔ تمہیں خود ان باتوں کا احساس ہونا چاہیئے۔

پھر باہر سے آنے والوں کو بھی میں یہی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں کو اپنے ساتھ لائیں۔ میں نے اس کے متعلق پہلے بھی نصیحت کی تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ جماعت نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اگر دوست اپنے

غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں

کو اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ تو بہت سے فتنے جو اب پیدا ہو رہے ہیں دور ہو جائیں۔ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ ایک شخص کا باپ بیوی یا بھائی بیس بیس سال تک احمدی نہیں ہوتا لیکن یہاں لاؤ تو بعض دفعہ ایک ہی دن میں احمدی ہو جاتا ہے۔ باہر جا کر تم اسے لاکھ دلیلیں دو۔ وہ نہیں مانے گا۔ لیکن جب وہ یہاں آتا ہے تو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ یہاں ذکر الٰہی ہو رہا ہے۔ نمازیں باقاعدگی سے ادا کی جاتی ہیں۔ قرآن کریم پڑھا جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ مخالفین کہتے ہیں۔ وہ جھوٹ ہے۔ اسی طرح بسا اوقات ایک ہی دن میں اس کا دل کھل جاتا ہے۔ اور وہ احمدیت کو قبول کر لیتا ہے۔ یہاں آنے والوں سے قریباً ۵۰-۶۰ فیصدی لوگ وہ ہوتے ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ باہر تو آپ لوگوں کے متعلق

عجیب عجیب باتیں

مشہور ہیں۔ لیکن یہاں دیکھا تو بالکل نقشہ ہی اور ہے۔ مثلاً باہر ہمارے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ احمدی خدا اور اس کے رسول کو نہیں مانتے۔ اور یہ جہلا کا ہی خیال نہیں بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگوں کا بھی ہمارے متعلق یہی خیال ہے۔ پچھلے دنوں بنگال سے ایک وفد یہاں آیا تو اس کے ایک ممبر نے ذکر کیا کہ ہم تو سنا کرتے تھے کہ آپ لوگوں نے قرآن کریم کے تیس پاروں کی بجائے تیرہ پارے کر دیئے ہیں۔ وہ لوگ یہ باتیں مخالفین سے سنتے ہیں اور ان پر یقین کر لیتے ہیں لیکن جب وہ یہاں آتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ہمارا قرآن ۳۰ پاروں کا ہی ہے۔ ۱۳ پاروں کا نہیں۔ اور جو قرآن ہمارے گھروں میں پڑھا جاتا ہے۔ وہ اکثر انہیں لوگوں کا شائع کردہ ہوتا ہے۔ پھر نمازیں بھی ہم اسلامی طریق کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ اور اس میں ہمارا دوسرے مسلمانوں سے کوئی اختلاف نہیں میں مانتا ہوں کہ یہاں بھی بعض لوگ نمازوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہماری مساجد میں دوسرے مسلمانوں کی نسبت

زیادہ رونق ہوتی ہے

دوسرے لوگ یہاں آ کر دیکھتے ہیں۔ تو ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور پھر یا تو وہ احمدی ہو کر جاتے ہیں۔ یا احمدی نہیں ہوتے تو کم از کم احمدیوں کی طرف سے لڑنے والے ضرور بن جاتے ہیں۔ اور جہاں بھی احمدیوں کے متعلق خلاف واقعہ باتوں کا پروپیگنڈا کیا جائے۔ وہاں وہ اصل حقیقت کا اعلان کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے خود اپنی آنکھوں سے ان لوگوں کو دیکھا ہے۔ اور ہم خود ان کے مرکز میں بھی گئے ہیں۔ تم جو کچھ کہہ رہے ہو یہ بالکل جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔ غرض دوسرے لوگوں کو مرکز میں لانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ تم

زیادہ سے زیادہ انہیں یہاں لاؤ

اور علمی مجالس میں بٹھاؤ۔ اور جو شکوک ان کے دل میں ہوں۔ ان کا علماء سے ازالہ کراؤ گھروں میں جہاں خیالات اور عقائد کا اختلاف ہوتا ہے۔ ہمیشہ جھگڑا رہتا ہے۔ اگر بیوی کا اور طریق ہے۔ اور مرد کا اور طریق ہے تو گھریلو زندگی میں ان کا کچھ نہ کچھ اختلاف ضرور رہے گا۔ اگر ایسا ہو جائے کہ میاں اور بیوی آپس میں ملنے لگ جائیں۔ بھائی بھائی آپس میں ملنے لگ جائیں۔ باپ بیٹا آپس میں ملنے لگ جائیں۔ خسر اور داماد آپس میں ملنے لگ جائیں اور ہمسائے ہمسائے آپس میں ملنے لگ جائیں تو کتنی اچھی بات ہو جائے اور گھریلو زندگی کتنی خوشگوار ہو جائے۔ پس تم انہیں یہاں لاؤ۔ یہاں وہ آزادی سے رہیں باتیں سنیں۔ اور پھر

اپنے دل میں فیصلہ

کریں کہ یہ درست ہے یا نہیں۔ اس کے بعد وہ یا تمہیں اپنے ساتھ ملا لیں گے۔ یا خود تمہارے ساتھ مل جائیں گے۔ پس اول تو تم وقتاً فوقتاً مرکز میں آتے رہو۔ لیکن اگر تمہیں بار بار آنے کی توفیق نہیں۔ تو جلسہ سالانہ پر مرکز میں ضرور آؤ۔ اور اپنے رشتہ داروں دوستوں اور شریک کار لوگوں اور ہمسایوں کو بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرو ممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے دل کھول دے۔ اور تمہاری گھریلو لڑائیاں اور جھگڑے دور ہو جائیں

اب تک ایسے احمدی گھرانے موجود ہیں جہاں دو بھائیوں میں سے ایک بھائی بیس سال سے احمدی ہے۔ اور دوسرا بھائی ابھی غیر احمدی ہے۔

اس کی وجہ یہی ہے

کہ اس نے اپنے غیر احمدی بھائی کو مرکز میں لانے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ بیسیوں آدمی ایسے ہیں جو یہاں آ کر تمام حالات کو جب اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں میں دھوکہ فریب یا کپٹ نہیں۔ ان کی باتیں غور کے قابل ہیں۔ اور پھر جب وہ علیحدگی میں ان باتوں پر غور کرتے ہیں تو احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن جب تک وہ مرکز سے دور رہتے ہیں۔ ان کے دلوں میں کئی قسم کے شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک بھائی مصافحہ کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے۔ تو دوسرا سمجھتا ہے کہ وہ ڈنڈا مارنے لگا ہے۔ اور یہ آپس میں

میل ملاپ نہ ہونے کی وجہ سے

ہوتا ہے۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کو دیکھ لو ان کی ہمیشہ لڑائیاں ہوتی تھیں۔ اگر وہ اطمینان سے آپس میں تبادلۂ خیالات کرتے رہتے۔ تو یہ لڑائیاں ختم ہو جاتیں۔ اور دل

کو جانے دو ہم مسلمانوں میں بھی بہت سے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ شیعہ سنیوں کو برا کہتے ہیں سنی شیعوں کو برا کہتے ہیں۔ یہی دوسرے فرقوں کا حال ہے۔ حالانکہ ہر مذہب اور ہر فرقہ میں نیک سے نیک آدمی ہو سکتے ہیں۔ قرآن کریم کہتا ہے عیسائیوں میں سے بعض لوگ اس قدر نیک ہیں۔ کہ جب وہ

خدا تعالےٰ کا ذکر

سنتے ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ جاتے ہیں۔ اب عیسائیوں کا خدا تعالیٰ سے کوئی خاص رشتہ نہیں۔ جس طرح ان میں نیک لوگ پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں اور یہودیوں میں بھی نیک لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور مسلمانوں میں تو نیک لوگوں کی تعداد دوسرے مذاہب سے بہت زیادہ ہونی چاہیئے۔ اگر یہودیوں، ہندوؤں اور عیسائیوں میں سو میں سے دس آدمی خدا تعالےٰ کا خوف رکھنے والے ہوں۔ تو مسلمانوں میں ۶۰-۷۰ آدمی خدا تعالےٰ کا خوف رکھنے والے ہونے چاہئیں۔ لیکن

مشکل یہ ہے

کہ وہ ایک دوسرے پر محبت کا دروازہ نہیں کھولتے۔ وہ آپس میں لڑائیاں اور جھگڑے کرتے رہتے ہیں۔ اور اس سے وہ روز بروز ایک دوسرے سے دور ہوتے جاتے ہیں پس تم جلسہ سالانہ کے ایام سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور دوستوں کو یہاں لاؤ۔ اور خود بھی

ان ایام سے فائدہ اٹھاؤ

اور انہیں بھی سمجھاؤ کہ وہ وقت کا صحیح استعمال کریں۔ پھر یہاں کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو مہمانوں کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور ایسا نمونہ پیش کریں کہ دوسرے لوگ انہیں دیکھ کر متاثر ہوں۔

راہ ایمان - احمدی بچیوں کی دینی تعلیم کیلئے ایک مفید رسالہ

از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

ایک عرصہ سے اس بات کی بے انتہا ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ چھوٹی بچیوں کے لئے ایک رسالہ لکھا جائے جسے پڑھ کر ان کو اسلام و احمدیت کے مسائل معلوم ہوں اور تاریخ سلسلہ سے واقفیت ہو۔ مرکز میں رہنے والی بچیوں کو تو سکولوں میں دینی تعلیم دی جاتی ہے لیکن مرکز سے باہر رہنے والی بچیاں دینی تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں۔ سو اس فرض کو پورا کرنے کے لئے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ سال رواں میں ایک رسالہ لکھا جائے اور اسکو ناصرات الاحمدیہ کے لئے بطور نصاب مقرر کیا جائے۔ مکرمی شیخ خورشید احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے تعاون فرماتے ہوئے میری ایک دیرینہ خواہش کو پورا فرمایا ...... اور ایک رسالہ قلمبند فرمایا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

یہ کتاب خدا کے فضل سے شائع ہو چکی ہے۔ اس کی قیمت ۱۰ آنے ہے۔ ہر احمدی گھرانے میں اس کا ہونا لازمی ہے۔ یہ کتاب ناصرات الاحمدیہ کا اس سال کا نصاب ہے ...... اور اس کا امتحان ہر بچی کے لئے لازمی ہوگا۔ میں تحریک کرتی ہوں کہ لجنات اور جماعتیں بکثرت اس کتاب کو خریدیں اور اپنے بچوں کو پڑھائیں۔

مریم صدیقہ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں۔ جنہیں ضیغہ زود نویس اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے..

ایک ضروری ہدایت

فرمایا:۔ میں جو یہاں مجلس میں بیٹھتا ہوں اس کی غرض علاوہ اس کے کہ میں اپنی باتیں لوگوں کو سناتا رہوں یہ بھی ہے کہ باہر سے

جو دوست بطور مہمان قادیان میں آتے ہیں

ان کو بھی موقعہ ملے کہ وہ میرے نزدیک بیٹھیں اور اگر ان کو کسی قسم کی بات پوچھنا ہو تو وہ پوچھ سکیں۔ میں نے اگر سوالات کرنے سے منع کیا تھا تو وہ صرف قادیان میں رہنے والوں کے لئے تھا نہ کہ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے لئے اور وہ بھی اس قسم کے سوالات سے منع کیا گیا تھا جو بحث کا رنگ اختیار کر جائیں۔ کیونکہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ گھر سے ہی سوالات سوچ کر آ جاتے ہیں اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اسی طرح متعدد سوالات کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پس میں نے جو سوالات کرنے سے منع کیا تھا اس کے یہ معنے نہیں کہ قادیان کے لوگ سوال کر ہی نہیں سکتے خواہ وہ کتنا ہی ضروری کیوں نہ ہو بلکہ میری مراد اس سے یہ تھی کہ بغیر سوچے سمجھے ریڈیو کی مانند سوال کرنا شروع نہ کر دیا جائے۔ اور قادیان والوں کو بھی سوال کرنے کی اس حالت میں اجازت ہے کہ باہر سے آئے ہوئے کوئی دوست سوال نہ کرنا چاہتے ہوں یا کسی دن باہر کے مہمان بالکل نہ ہوں اس کے لئے میں نے منتظمین کو توجہ دلائی تھی کہ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے لئے ایک حصہ خالی رکھا جایا کرے جو میرے نزدیک ہو تا کہ وہ آسانی سے اپنے حالات کو پیش کر سکیں یا سوالات دریافت کر سکیں۔ اگر وہ لوگ اپنے سوالات اور اپنی مشکلات کو پیش نہ کریں تو ہم جماعتی انتظامات کو مکمل نہیں کر سکتے۔ اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ان کی باتیں مسائل ہی کے متعلق ہوں۔ وہ اپنی مقامی جماعت کے حالات کے متعلق یا تنظیم کے متعلق بھی سوالات کر سکتے ہیں۔

اسلام صرف اسی چیز کا نام نہیں

کہ دن رات لوگوں کو مسئلے ہی سنائے جایا کریں۔ بلکہ اسلام نام ہے خدا تعالیٰ کی حکومت کو ہر ممکن اور جائز طریق سے لوگوں کے دلوں میں قائم کر دینے کا ہر وہ ضرورت جو احمدیوں کو دین کے لئے پیش آئے وہ دین ہی کا ایک حصہ سمجھی جائیگی اور ایسی باتوں کا دریافت کرنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہو گا۔ پرسوں میں نے دیکھا کہ باہر کے ایک دوست آئے تھے میں نے جب ان سے سوالات کئے اور انہوں نے ان کے جوابات دینے شروع کئے اور یہ سلسلۂ کلام دیر تک جاری رہا تو کئی لوگوں کے چہروں پر انقباض کے آثار نظر آنے لگے کہ اس شخص نے کیوں اتنی لمبی باتیں شروع کر دی ہیں اور میں نے دیکھا کہ لوگ پیچھے سے ان کو چٹکیاں دیتے تھے۔ اور ان کا پاجامہ پکڑ کر کھینچتے تھے جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ گفتگو کو بند کر دیں۔ اس وقت تو میں یہ باتیں دیکھ کر خاموش رہا۔ مگر آج میں نے بتا دیا ہے کہ اس قسم کی حرکات ہرگز نہیں ہونی چاہئیں۔ اس قسم کے حالات جو میں نے ان سے دریافت کئے نہایت ضروری ہوتے ہیں اور ان سے بیرونی دوستوں کی

طبائع اور ذہنیتوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے

اور معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ہم اس قسم کے حالات کو نہ دریافت کریں تو ہمیں بیرونی حالات کا کس طرح علم ہو سکتا ہے دین صرف اسی چیز کا نام نہیں کہ ہر وقت مسیح علیہ السلام کی وفات ہی ثابت کی جایا کرے۔ بلکہ ایسی باتوں کا سننا بھی جو دین کے کاموں میں ممد ہو سکتی ہوں دین ہی کا حصہ ہے پس ایسی باتوں کے سننے سے باہر کے حالات کے متعلق واقفیت پیدا ہوتی ہے اور چونکہ ہر علاقے کے حالات مختلف ہوتے ہیں اور ہر علاقے کی بات الگ الگ ہوتی ہے اور مختلف علاقوں کے مختلف لوگوں کو مختلف مشکلات درپیش ہوتی ہیں اس لئے جب کبھی ہم باہر کے حالات کا مطالعہ کرتے ہیں، تو ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ وہاں کے رہنے والوں کے میلانات کیا ہیں۔ اسی طرح جب ایک احمدی اپنی مصیبت ہمارے سامنے بیان کر رہا ہوتا ہے تو ہم اس سے اس علاقہ کی جماعت کے متعلق اندازہ لگا لیتے ہیں کہ وہ کن حالات میں سے گذر رہی ہے۔ اس طرح ہم اس شخص کی اپنی مصیبت سن کر اور اس کی اپنی باتوں سے جماعت کے حالات کا نمونہ لے کر مناسب انتظام کرتے ہیں، اس جماعت کی طرف سے ہمیں اس کے متعلق کوئی اطلاع آئے یا نہ آئے ہم ان کی تکالیف کو دور کرنے کیلئے پہلے سے بندوبست کر دیتے ہیں۔ وہ جماعت حیران ہوتی ہے کہ مرکز کو کس طرح ان باتوں کا علم ہو گیا۔ ادھر اس جماعت کا وہ شخص جس نے ہمارے سامنے صرف اپنی ہی کہانی بیان کی تھی وہ الگ حیران ہوتا ہے کہ میں نے تو اس کا بالکل ذکر تک نہ کیا تھا۔ مگر ہم نے اسی کی باتوں پر غور کر کے اور اپنے دماغ سے کام لے کر سارا نتیجہ اخذ کر لیا ہوتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں پرانے زمانے میں کوئی شخص تھا اس نے کہا کہ جس اونٹ پر سوار ہو کر فلاں شخص بھاگا وہ اونٹ کانا ہے۔ اس کے ساتھی نے پوچھا تم نے یہ کیسے معلوم کر لیا تو وہ کہنے لگا کہ چونکہ سڑک کے ایک طرف والے درختوں کے پتے اونٹ نے کھائے ہیں۔ یہی ثبوت ہے اس بات کا کہ وہ اونٹ کانا ہے۔ تو ایسی چھوٹی باتوں سے ہی نتیجہ نکال لیا جاتا ہے کہ فلاں جگہ کیا ہو رہا ہے۔ پس ایسی باتیں چھوٹی نہیں ہوتیں بلکہ نہایت اہم ہوتی ہیں اور بسا اوقات خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر غور کرنے سے ہم بڑے اور اہم معاملات کو سمجھنے پر قادر ہو جاتے ہیں اور لوگ حیران ہو جاتے ہیں کہ ان کو فلاں بات کا کس طرح علم ہو گیا ہے۔ وہ یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ یہ امر ان پر خدا تعالیٰ نے ظاہر کر دیا ہے۔ حالانکہ ہم نے ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتوں سے نتائج اخذ کئے ہوتے ہیں۔ اس قسم کی باتوں کو صحیح طور پر پرکھنے کا معیار صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ اپنے دماغ سے صحیح طور پر کام لیا جائے۔ جو لوگ اشاروں سے پوری باتوں کو نہیں بھانپ سکتے اس کی وجہ صرف قلّت تدبّر ہوتی ہے۔ ایک

مثل مشہور ہے

کہ ایک شخص دوسرے سے کہنے لگا کہ اگر تم یہ بتا دو کہ میری جھولی میں کیا چیز ہے۔ تو ان میں سے تم کو ایک انڈا دے دوں گا اور اگر یہ بھی بتا دو کہ ان کی تعداد کتنی ہے تو دسوں کے دسوں ہی تم کو دے دوں گا اگلا بھی اسی قسم کا عقلمند تھا وہ کہنے لگا کچھ اتا پتہ تو بتاؤ۔ میں کیسے بتا دوں کہ تمہاری جھولی میں کیا چیز ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دماغ سے ذرا بھی کام نہ لیتا تھا۔ جب اس شخص نے کہا اگر بتاؤ کہ میری جھولی میں کیا ہے تو تمہیں ایک انڈا اس میں سے دے دوں گا تب بھی اس کو پتہ نہ چلا۔ پھر جب کہا کہ اگر بتاؤ کتنے ہیں تو دسوں دے دوں گا تب بھی اس عقلمند کو پتہ نہ چل سکا اور پھر اتا پتہ پوچھنے لگ گیا۔ اس شخص نے کہا کہ یہ جو کچھ میری جھولی میں ہے گول سی چیز ہے۔ اس کا رنگ اندر سے کچھ زرد ہے کچھ سفید ہے۔ وہ کہنے لگا بس پتہ لگ گیا۔ کچھ گاجریں اور کچھ مولیاں ہیں۔ اب یہ صرف اس کی قلّت تدبر کا ہی نتیجہ تھا بلکہ اس میں تدبّر اور دانائی کی بھی کوئی بات نہ تھی۔ وہ سب کچھ بتا دینے کے باوجود بھی کچھ نہ سمجھ سکا اور اتا پتہ پوچھنے لگا۔ تو بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ کئی لوگ حیران ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ کو یہ امر کس نے بتا دیا۔ حالانکہ تھوڑی دیر پہلے وہ خود ہی اشارتاً بتا چکے ہوتے ہیں اب اس کو کیا بتایا جائے کہ تم ہی نے تو ابھی ابھی بتایا تھا اور اب خود ہی پوچھتے ہو کہ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا۔ تمہارے ہی منہ سے ہم نے ایک لفظ سنا جس سے نتیجہ اخذ کر لیا۔ پس ان باتوں میں بھی دین ہی ہوتا ہے اور ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ایسے حالات ہمارے سامنے آتے رہیں تا کہ ہم کو بھی ان کی مشکلات کا علم ہوتا رہے

پس باہر سے آئے دوستوں سے کئی قسم کے حالات معلوم ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے بارہا اس قسم کی ہدایت دی ہے کہ مہمانوں کو آگے بٹھایا جائے کچھ عرصہ تو اس پر عمل ہوا مگر پھر سستی ہو گئی۔ حالانکہ میں نے کہا تھا کہ مہمانوں کے لئے ایک جگہ جو میرے نزدیک ہو مخصوص رکھی جایا کرے اور ان کو بلا کر آگے بٹھایا جائے اور افسران کو بھی کہا تھا کہ وہ مہمانوں سے ملا کریں اور ان کو سوال کرنے کے لئے کہتے رہا کریں۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی موقعہ دیا کرتے تھے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ہم کو اس طرح باہر کی کئی باتیں معلوم ہو جایا کرتی تھیں ؛

درخواست دعا

خاکسار کے والد محترم ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدر آباد ڈویژن کی آنکھوں کا اپریشن ایک دو دن میں ہونے والا ہے۔ صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو اور خدا تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ڈاکٹر بشیر احمد شاہد کنری ضلع تھرپارکر سندھ)

مجلس مشاورت سنہ ۱۹۶۰ کا ایک اہم فیصلہ

سب کمیٹی بیت المال اور مجلس مشاورت کے ممبران کرام توجہ فرمائیں!

امسال مجلس مشاورت کی سب کمیٹی بیت المال نے مجلس مشاورت میں یہ تجویز پیش کی تھی کہ "غیر موصی احباب کو وصیت کرنے کی ترغیب دلائی جائے۔ سب کمیٹی نے اپنی سفارش میں ذکر کیا تھا۔ کہ اس تجویز پر پہلے ہی کسی قدر عمل درآمد ہو رہا ہے لیکن سفارش کی تھی کہ بروئے کار لانے کے لئے آئندہ زیادہ موثر اور متواتر جدوجہد کی جائے"۔

اس کے متعلق سب کمیٹی بیت المال اور مجلس مشاورت کے واجب الاحترام ممبران کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے کہ اس سے قبل موصیوں کی تعداد بڑھانے کے لئے اور بجٹ حصہ آمد و حصہ جائیداد میں اضافہ کرنے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۵۵ء میں سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی منظور شدہ تجویز کے مطابق ہر سال "ہفتہ وصیت" منایا جا رہا ہے اور اس فیصلہ کی تعمیل ہر سال ہوتی رہتی ہے اور کوئی سال ایسا نہیں گزرا کہ وہ "تحریک ہفتہ وصیت" سے خالی رہا ہو "تحریک ہفتہ وصیت" کے علاوہ بھی سارا سال وصیت کے متعلق اعلانات اخبار میں کئے جاتے ہیں۔ رسالہ الوصیت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و تقاریر کے اقتباسات اخبار میں دیئے جاتے ہیں۔ جماعتوں کو سرکلر بھی بھجوائے جاتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً نئی وصایا کے ضلعوار گوشوارے بھی اخبار میں شائع کئے جاتے ہیں کہ امراء اور صدر صاحبان اس امر کا جائزہ لے سکیں کہ ان کے علاقوں میں موصیوں کی رفتار ترقی کیا ہے۔

اس کے علاوہ سلسلہ کے مربی صاحبان کو بھی وقتاً فوقتاً تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں غیر موصی احباب کو وصیت کرنے کی ترغیب و تحریص دلاتے رہیں۔ انسپکٹران وصایا سے بھی (جو صرف دو ہیں) جماعتوں میں حسب گنجائش بجٹ سفر خرچ دورے اور تحریکات کروائی جاتی ہیں دو تین مرتبہ یہ تحریک بھی کی گئی ہے کہ ہر موصی اپنے اثر و رسوخ سے کام لے کر سال میں ایک غیر موصی کی وصیت کرانے کی کوشش کرے۔ غرض کوئی پہلو جو ہمارے بس میں ہے اسے نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ صدر انجمن احمدیہ سے انسپکٹران وصایا کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے درخواست بھی کی گئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ایک تین سالہ گوشوارہ اخبار میں شائع کیا جائے گا۔ جس سے اس مجمل رپورٹ کی وضاحت ہوگی۔

نظارت بہشتی مقبرہ موصیوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے جو جدوجہد کر رہی ہے۔ اس میں اگر کوئی خامی ہے یا کوئی زیادہ موثر تدبیر اور تجویز عمل سے نظر انداز ہو گئی ہے۔ تو معزز ممبران سب کمیٹی و مجلس شوریٰ کی خدمت میں ادب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کی وضاحت اور نشاندہی کر کے ہم کارکنان نظارت بہشتی مقبرہ کی صحیح راہنمائی فرمائیں اور جو تجاویز ان کے ذہنوں میں ہیں وہ مختصر مگر متعین الفاظ میں ارسال فرمائیں۔ ورنہ صرف یہ ارشاد فرما دینے سے کہ "زیادہ موثر اور متواتر جدوجہد کی جائے"۔ کوئی صحیح راہنمائی نہیں ہوتی۔

اس سلسلہ میں جو نئی تجاویز بھیجی جائیں گی۔ ان کا انشاء اللہ تعالیٰ خیر مقدم کیا جائے گا اور کسی بھی مفید تجویز کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ بشرطیکہ قواعد صدر انجمن احمدیہ اور انجمن کا مہیا کردہ بجٹ اور دیگر ذرائع مانع نہ ہوں۔ بلکہ موانعات کو بھی تاحد امکان دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ایسی تجاویز ہر احمدی دوست کو اور ہر احمدی خاتون کو ہر وقت بھیجنے کا حق حاصل ہے اور جس وقت بھی کوئی مفید تجویز کسی کے ذہن میں آئے وہ بھیج جا سکتی ہے۔ لیکن اس وقت میرا روئے سخن خاص طور پر محترم ممبران سب کمیٹی بیت المال اور معزز ممبران مجلس شوریٰ سے ہے۔ جنہوں نے یہ مجمل تجویز شوریٰ میں پیش کر کے منظور کرائی۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے ذہنوں میں جو تجاویز ہیں۔ براہ مہربانی معین طور پر ۱۵ر دسمبر تک ارسال فرمائیں۔ تاکہ اگر کوئی تجویز جلسہ سالانہ پر عمل کرنے کے قابل ہو تو اس موقعہ پر اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے اور باقی تجاویز کو کسی دوسرے مواقع کے لئے محفوظ رکھا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں۔

کتاب شان خاتم النبیین کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی رائے

حال ہی میں ایک کتاب "شان خاتم النبیین" مصنفہ محترمی قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ شائع ہوئی ہے۔ دراصل یہ کتاب قاضی صاحب موصوف کی ایک تقریر کی توسیع ہے جو انہوں نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء کے موقع پر کی تھی اور میں نے اس تقریر کے خاتمہ پر محترم قاضی صاحب کو اس کامیاب تقریر پر مبارکباد دیتے ہوئے تحریک کی تھی کہ اگر اس تقریر کو مناسب نظر ثانی کے بعد کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ اور مجھے خوشی ہوئی کہ بالآخر یہ تقریر ایک مستقل رسالہ کی صورت میں شائع ہو گئی ہے۔

قاضی صاحب نے اس دلچسپ اور علمی تصنیف میں حضور سرور کائنات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام ختم نبوت ایک ایسا بلند اور ارفع مقام ہے جو نہ صرف تمام دوسرے نبیوں کے لئے گل سرسبد کا حکم رکھتا ہے بلکہ حقیقتاً یہ ایک عدیم المثال قدرتی آبشار ہے۔ جس سے پانی حاصل کر کے تمام پہلی اور پچھلی نہریں روحانی کھیتوں کو سیراب کر رہی ہیں۔ ضمناً اس کتاب میں یہ بحث بھی کافی صورت میں آگئی ہے کہ ختم نبوت کے مقام کا جو تصور آجکل دوسرے لوگوں کے ذہنوں میں پایا جاتا ہے وہ اس عجیب و غریب مقام کی صحیح اور حقیقی تشریح نہیں ہے اور نہ اس میں کوئی غیر معمولی بلندی کا نظریہ موجود ہے۔ جو اس عدیم المثال مقام کا مرکزی نقطہ ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اس مفید رسالہ کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے میں ہاتھ بٹائیں گے۔

(دستخط مرزا بشیر احمد ۲۳/۱۲/۵۶)

نوٹ:- اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن عنقریب شائع ہو رہا ہے۔

کوٹ احمدیاں میں تربیتی جلسہ

نظارت اصلاح و ارشاد کے دفتر کی آمد پر کوٹ احمدیاں میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی عبدالمجید صاحب معلم وقف جدید اور لعل دین صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور مولوی محمود احمد صاحب نسیم معلم وقف جدید اور عزیز جمیل احمد نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ اور برکت اللہ محمود شاہد نے تقاریر کیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی مفید اور مؤثر تھیں۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں)

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۰ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا۔ الحمدللہ حضرت مصلح موعود ایدہ الودود نے بچہ کا نام سفیر الدین تجویز فرمایا ہے۔ نومولود حضرت چوہدری بدرالدین صاحب مرحوم رضی سابق مبلغ علاقہ ملکانہ کا پوتا اور چوہدری محمد ابراہیم خانصاحب مرحوم آف موضع ننگول نزد قادیان کا نواسہ ہے۔

بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ بچہ کی صحت و عمر درازی اور دینی و دنیاوی لحاظ سے اقبال مند ہونے کی دعا فرما دیں۔

(خاکسار جمال الدین احمد واقف زندگی مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد شعیب صاحب عارف پریذیڈنٹ حلقہ الف کوئٹہ کو مورخہ ۱۷ر نومبر دوسری بچی عطا فرمائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مولودہ کی درازیٔ عمر اور خادمہ دین ہونے کی دعا فرما دیں۔

(خاکسار منصور احمد سیکرٹری مال حلقہ الف کوئٹہ)

۳۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۲۵ر ۱۱ کو شام پہلا بچہ عطا فرمایا ہے۔ نومولود برادرم ملک محمد انور خانصاحب آف لاہور چھاؤنی کا فرزند اور ملک مظفر احمد صاحب آف راولپنڈی کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ملک منور احمد جاوید نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

مجلس مشاورت کا دوسرا اہم فیصلہ

"موصی احباب توجہ فرمائیں"

نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق ایک اہم فیصلہ سب کمیٹی بیت المال کی تجویز پر گذشتہ مجلس مشاورت میں یہ بھی ہوا تھا جسے صدر انجمن احمدیہ نے دیئے ریزولیوشن ۱۷۱ مورخہ ۲/۶/۶۰ میں تعمیل کے لئے ریکارڈ کیا ہے کہ:-

"جو موصی باقاعدہ طور پر اپنا چندہ ادا کرتے ہیں ان کے ناموں پر مشتمل ایک کتاب شائع کی جائے جیسا کہ تحریک جدید نے انیس۱۹ سالہ جہاد میں شامل ہونے والوں کی کتاب شائع کی ہے"

یہ کام ایسا ہے کہ اس کی تیاری سے قبل اس تجویز اور فیصلہ کی اطلاع موصی احباب کو کیا جانا از بس ضروری سمجھا گیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا موصی احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے وصیت کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمائیں۔ اور جو احباب بقایا دار ہیں وہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء تک اپنا بقایا ادا کر کے حساب صاف کر دیں تاکہ ان کا نام باقاعدہ چندہ ادا کرنے والوں کی زیر تجویز فہرست میں آجائے۔

اس تعلق میں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ جن اصحاب کی طرف سے فارمہائے اصل آمد پُر ہو کر نہیں آتے گو ان کی طرف سے حصہ آمد آرہا ہو۔ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ کی رُو سے وہ بھی باقاعدہ چندہ دینے والے نہیں سمجھے جاتے بلکہ بقایا دار ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کی ہدایت ہے کہ باوجود دفتر کی باقاعدہ کوشش کے اگر انہوں نے یہ فارم پُر نہیں کئے تو ان کی وصیت منسوخی کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کر دی جائے۔ پس حصہ آمد کے جن موصی اصحاب نے ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء تک کسی سال کے فارمہائے اصل آمد پُر نہیں کئے وہ فوراً یہ فارم پُر کر کے ارسال فرمائیں تاکہ وہ اس جہت سے بقایا دار تصور نہ کئے جائیں۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کا نام فہرست میں آنے سے نہ رہ جائے۔

چونکہ یہ معاملہ بہت اہم ہے اس لئے اُمراء صاحبان و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے التماس کی جاتی ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے موصی اصحاب کو خواہ مرد ہوں یا عورتیں بہت جلد اطلاع کرا دیں اور کوئی صاحب ایسے نہ رہیں جن کو اس اعلان کی اطلاع نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہر موصی کو اس فہرست میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ کھاریاں و نصیرہ کا تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ کھاریاں کا تربیتی جلسہ ۱۹ اور ۲۰ اکتوبر کو منعقد ہوا۔ جس میں علمائے سلسلہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور مکرم شیخ عبدالقادر خانصاحب۔ قریشی محمد حنیف صاحب و صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔

مہمانان کرام ۱۹ اکتوبر کو ربوہ سے بذریعہ ٹرین لالہ موسیٰ تشریف لائے۔ جہاں آپ کا پُرخلوص استقبال کیا گیا۔ بذریعہ کار آپ نصیرہ تشریف لائے جہاں جماعت احمدیہ نصیرہ کے علاوہ کھاریاں کی جماعت کے دوست بھی استقبال کے لئے موجود تھے۔

پہلا اجلاس ۱۹ اکتوبر کو بعد نماز عشاء زیر صدارت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے تقاریر فرمائیں۔

دوسرا اجلاس ۲۰ اکتوبر صبح ۱۰ بجے زیر صدارت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم سلطان محمود صاحب انور مربی جماعت احمدیہ کھاریاں۔ دوسری تقریر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمائی اور تیسری تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی لاہور نے فرمائی۔ یہ اجلاس ۲ بجے بعد دوپہر تک جاری رہا۔

اسی روز شام کے چار بجے جماعت احمدیہ کھاریاں کی طرف سے جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے اعزاز میں تعلیم الاسلام پرائمری سکول کے احاطہ میں دعوتِ استقبالیہ ترتیب دی گئی۔ جس میں شہر کے معززین کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس تقریب کے اختتام پر مکرم مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک مدلل تقریر فرمائی اور احمدیت کی غرض و غایت بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ایک عظیم الشان روحانی انقلاب دنیا میں رونما ہوا ہے۔ سامعین آپ کی تقریر سے خاص طور پر متاثر ہوئے۔

نماز عشاء کے بعد مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم قریشی محمد حنیف صاحب قمر نے فرمائی۔ اور نظم مصدق حسین صاحب معلم نے پڑھی۔ صوفی علی محمد صاحب نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔

افتتاحی تقریر مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے فرمائی۔ ازاں بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے اپنی دلچسپ تقریر سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ آخر میں مکرم مرزا طاہر احمد صاحب نے صدارتی تقریر فرمائی اور بعد دعا جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ مقامی جماعت کے علاوہ مضافات کی جماعتوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا۔

(یوسف ایاز۔ کھاریاں)

محترم چوہدری سلطان علی صاحب کی وفات

محترم چوہدری سلطان علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھوکھر غربی تحصیل و ضلع گجرات جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا بعمر ۸۵ سال بتاریخ ۱۱/۱۰ سول ہسپتال گجرات میں صبح کے وقت اچانک داعئ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کو مضبوط جسم اور بظاہر اچھی صحت رکھتے تھے۔ لیکن کچھ عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کو ظاہر ہونے والے تعجب[illegible] آسمانی نشان کے مرحوم و مغفور عینی شاہدین میں سے تھے اور تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۹ کے نمبر ۲۳ پر ان کا نام موجود ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور انہیں اپنے خاندان میں ہمیشہ شمع احمدیت روشن رکھنے اور سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات)

خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کم از کم ۱۵۰/- روپیہ ادا فرمانے والے مخلصین کی فہرست نمبر ۲۷

ذیل میں ان مخلص بھائیوں اور بہنوں کے اسماء گرامی پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دعائیں حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

۲۸۴ - مکرم خلیفہ عبدالوہاب صاحب۔ باٹاپور۔ لاہور ۱۵۰/- روپے

۲۸۵ - محترمہ امۃ اللہ بیگم پیر صلاح الدین صاحب۔ لاہور ۲۰۰/- "

۲۸۶ - محترمہ قانتہ بیگم صاحبہ پشاور شہر ۱۵۰/- "

۲۸۷ - مکرم محمد جمشید صاحب ایڈووکیٹ اجینئی بابیاں ضلع پشاور ۱۵۰/- "

۲۸۸ - مکرم چوہدری محمد لطیف صاحب اسلام پور اسٹیٹ سندھ ۱۵۰/- "

۲۸۹ - محترمہ کنیز اختر صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب کھیرو سانگھڑ سندھ ۱۵۰/- روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

پتہ مطلوب ہے

برادرم محترم عبدالرشید صاحب پسر چوہدری عبدالعزیز صاحب مرحوم آف بھڑوہ ضلع سیالکوٹ عرصہ تین ماہ سے کراچی سے لاپتہ ہیں گھر میں سخت پریشانی ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو براہ کرم مجھے اطلاع دیں۔ یا اگر وہ اس اعلان کو پڑھیں تو اپنی پہلی فرصت میں خاکسار کو مطلع کریں۔

(عبدالشکور متعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

آپ کی قیمت اخبار ماہ دسمبر ۱۹۶۰ء میں ختم ہے

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار ماہ دسمبر ۱۹۶۰ء میں ختم ہو رہی ہے۔ حسب سابق ان کو وی۔پی کئے جا رہے ہیں۔ براہ کرم وصول فرما کر مشکور فرما دیں۔

وہ احباب جن کے ارشاد پر وی پی نہیں کئے جاتے۔ وہ براہ کرم بذریعہ منی آرڈر رقم بھجوا دیں تاکہ اخبار جاری رکھا جا سکے۔

(مینیجر الفضل)

خریداری نمبر	تاریخ	نام
۲۸۷	۲۱/۱۲/۶۰	شیخ شریف احمد ظہور محمد صاحبان
۱۲	"	مرزا غلام حیدر صاحب
[illegible]	"	چوہدری فتح محمد صاحب
۴۷	"	فضل الدین صاحب
۱۶۱	"	اے ایم خاں صاحب
۳۴۹	"	چوہدری عبدالقادر صاحب
۶۲۷	"	مرزا عبدالرشید صاحب ٹھیکیدار
۱۰۰۶	"	سید میمون شاہ صاحب
۹	"	چوہدری ہدایت اللہ صاحب
۴۷	"	چوہدری محمد صدیق صاحب نمبردار
۸۹	"	سید زمان علی شاہ صاحب
۹۷	"	محمد علی صاحب درانی
۱۶۴	"	ڈاکٹر محمد دین صاحب
۲۹۲	"	چوہدری علاء الدین صاحب
۵۳۸	"	عبدالاحد صاحب
۶۱۸	"	فیض محمد خانصاحب
۲۲۸۷	"	محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری رحمت اللہ صاحب
۲۲۵۸	"	میجر غلام رسول صاحب ورک
۲۹۴۳	"	محمد حیات صاحب چوہدری
۲۹۴۷	۲۳/۱۲/۶۰	[illegible] صاحب گوندل
۲۲۷۶	"	انجمن احمدیہ تو لیکے
۲۲۸۱	"	محمد عیسےٰ خاں صاحب درانی
۲۲۴۶	"	محمد شفیع صاحب
۲۲۲۵	"	ڈاکٹر عزیز الدین صاحب
۲۲۶۶	"	محمد سلیم صاحب صدیقی
۲۳۱۹	"	چوہدری غلام رسول صاحب
۳	"	سردار خانصاحب
۶۰۱۲	"	عبدالمجید خاں صاحب
۳۶۰	"	شیخ اعجاز احمد صاحب
۳۵۱	"	چوہدری محمد حیات صاحب
۴۲۴	"	چوہدری رحمت اللہ صاحب
۶۱	"	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب
۲۳۰	"	چوہدری طالب دین صاحب
۲۲	۲۲/۱۲/۶۰	چوہدری عبدالغنی صاحب
۱۶	"	ملک سراج الدین صاحب
۸۱	"	ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۶۸	"	راجہ خان بہادر صاحب
۲۳۳	"	حاجی قمر الدین صاحب

خریداری نمبر	تاریخ	نام
۲۲۹۷	۲۳/۱۲/۶۰	میاں محمد موسےٰ صاحب
۲۲۹۰	"	حفیظ اللہ خانصاحب اشرف
۲۶۵۴	"	چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب
۲۸۲۰	"	ایس اے خانصاحب
۶۶۴۳	۲۴/۱۲/۶۰	کیپٹن سید افتخار حسین صاحب
۲۲۸۴	"	شیخ نذیر احمد صاحب سلیم احمد صاحب
۲۲۴۳	"	محمد عبدالخالق صاحب
۲۵۴۳	"	بیگم بدر رشید نور صاحب
۵۸۴	"	چوہدری عبدالعزیز صاحب
۱۶۷۸	۵/۱۲/۶۰	فیروز دین صاحب
۲۶	"	چوہدری محمد شریف صاحب
۳۴۰۰	"	مبارک ہیئر شاپ
۲۶۰۸	۲۶/۱۲/۶۰	شیخ عبدالسلام صاحب
۲۹۰۹	"	عبدالحق صاحب
۲۸۲۶	"	رشید احمد صاحب
۲۴۰۶	"	ڈاکٹر نصیر احمد صاحب
۱۶۸۳	"	حاجی حسین شرافت حسین شاہ صاحبان
۱۶۹۱	"	لفٹیننٹ کرنل نور الدین صاحب
۱۲۲۷	۲۷/۱۲/۶۰	قدرت اللہ صاحب
۱۲۶۱	"	ملک منیر احمد صاحب
۷۸۶	"	ایم اے سقراط صاحب
۳۹۴	"	ملک غلام احمد صاحب
۳۶	"	شیخ مولا بخش محمد حسین صاحبان
۲۹۵۲	"	سید محمد سعید خالد صاحب
۲۴۵۵	۲۸/۱۲/۶۰	میاں محمد اسحاق صاحب
۲۸۳۶	"	اصغر علی صاحب
۲۲۷۲	"	صوبیدار مرزا غلام حسین صاحب
۱۷۸۶	۲۹/۱۲/۶۰	چوہدری محمد فیروز صاحب
۲۰۳۵	"	ایم ایچ چوہدری صاحب
۱۸۰۷	۳۰/۱۲/۶۰	محمد اسماعیل صاحب
۲۴۶۲	۳۱/۱۲/۶۰	مرزا رشید احمد صاحب
۳۳۸۲	"	چوہدری محمد انور صاحب
۵۰۸	"	مرزا ظفر احمد صاحب

*لاہور ۲۹ نومبر ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایسے افراد جنہیں متروکہ املاک کی منتقلی کے قطعی احکام ۱۵ نومبر ۱۹۶۰ء سے پہلے دیئے جا چکے ہیں اور وہ دعویداروں کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔ وہ اب شرائط کے معاہدے ۱۵ دسمبر تک داخل کر سکتے ہیں۔

سلامتی کونسل مقبوضہ کشمیر کا انتظام سنبھال کر آزادانہ استصواب کی راہ ہموار کرے

امریکہ کے منتخب صدر جان کینیڈی سے کئی لاکھ کشمیریوں کی اپیل

راولپنڈی ۲۸ نومبر۔ جموں و کشمیر کے کئی لاکھ مہاجرین نے امریکہ کے منتخب صدر مسٹر کینیڈی سے اپیل کی ہے کہ بھارت جب تک مقبوضہ کشمیر سے اپنی فوجیں واپس نہیں بلاتا۔ اس وقت تک کے لئے اس کی تمام امداد بند کر دی جائے۔ اپیل میں کہا گیا ہے کہ بھارتی حکومت کی فوج بدستور بے رحمی سے کچلنے کا ذریعہ بنی ہوئی ہے۔

اپیل میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کشمیری مہاجرین آزادی کو کمیونزم کے خلاف لڑنے کے لئے فوجی امداد دی جائے۔ کمیونسٹ فوجوں نے ہمارے وطن کی سرزمین کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور انہوں نے اس علاقہ میں گھسنے کے لئے شمالی علاقوں میں سڑکیں اور ہوائی اڈے بنا لئے ہیں اپیل میں مزید مطالبہ کیا گیا ہے کہ کشمیر کے پرامن لوگوں پر جو ظلم ڈھائے جا رہے ہیں ان کی تحقیقات کے لئے اقوام متحدہ کا ایک خاص کمیشن بھیجا جائے اپیل میں کہا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انصاف آزادی یا جمہوریت نام کو نہیں۔ لوگ غلاموں کی طرح زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں اور مقبوضہ علاقہ سائبیریا کے جیل کا منظر پیش کرتا ہے۔ اقوام متحدہ سے یہ بھی استدعا کی گئی ہے کہ جموں و کشمیر کے مہاجرین کی دیکھ بھال کے انتظامات کئے جائیں۔

اردن کے لئے امریکی امداد

عمان ۲۹ نومبر۔ اردنی وزارت خزانہ کے ایک ترجمان نے اعلان کیا کہ امریکی حکومت نومبر کے لئے اردن کے بجٹ کے مصارف کو پورا کرنے کی غرض سے کل انتالیس لاکھ ڈالر (تقریباً چودہ لاکھ پونڈ سٹرلنگ) دے گی۔ یہ امداد چار کروڑ پانچ لاکھ ڈالر (تقریباً ایک کروڑ چوالیس لاکھ چار سو پونڈ) کی مجموعی سالانہ امداد کا حصہ ہے امریکہ اب تک اردن کو کل ملنے والی امداد سمیت، دو کروڑ پینتالیس لاکھ پچاس ہزار ڈالر (تقریباً اٹھاسی لاکھ پونڈ) کی امداد دے چکا ہے۔

پاکستان اور انڈونیشیا میں بہتر تعلقات

کراچی ۲۹ نومبر پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر اور انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سوباندریو کی حالیہ دو روزہ بات چیت کے بعد کراچی اور جکارتہ سے بیک وقت ایک مشترک بیان جاری کیا گیا ہے کہ پاکستان اور انڈونیشیا کی حکومتوں اور عوام کو اپنے دوستانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط اور خوشگوار بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وزرائے خارجہ نے فیصلہ کیا کہ ان مشترک مقاصد کو فروغ دینے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں گے

امریکی سونے کے ذخائر میں کمی

واشنگٹن ۲۹ نومبر امریکی محکمہ خزانہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۱۰ء کے بعد پہلی مرتبہ امریکہ کے سونے کے ذخائر کم ہو کر اٹھارہ ارب ڈالر سے بھی گھٹ گئے ہیں۔ محکمہ خزانہ کے بیشتر حکام کا خیال ہے کہ یہ سطح امریکہ کے سونے کے ذخائر کے لئے خطرے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اکیس نومبر کو امریکہ کے سونے کے ذخائر سترا ارب ننانوے کروڑ ساٹھ لاکھ پینتیس ہزار نو سو تراسی ڈالر تھے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴